دل کی بات

"آنجہانی" تحریک استقلال کے سربراہ ائیر مارشل ریٹائرڈ اصغر خان نے کہا ہے کہ

"ملک ٹوٹنے کے قریب ہے، اسمبلیاں توڑ دی جائیں۔ لوگوں کو نظریہ پاکستان پر اعتماد نہیں رہا۔ حکمرانوں نے جو کام بھی کیا نظریہ پاکستان کے خلاف ہی کیا۔ موجودہ حالات کے ذمہ دار نواز شریف، بے نظیر اور اسحق خان ہیں۔ ان سمیت کوئی بھی سیاست دان ملک سے قطعی طور پر مخلص نہیں۔ بلکہ سب مفاد پرست ہیں اور ہر کوئی اپنی اپنی سیاست چمکانے کے لئے سرگرم عمل ہے۔

ہمیں امریکی طیاروں کی ضرورت نہیں، رقم واپس لے کر بے روزگاروں کی فلاح پر خرچ کی جائے۔"

(روزنامہ خبریں سے گفتگو ۶ اپریل ۱۹۹۵ء)

اصغر خان میں کوئی اور خوبی ہو نہ ہو لیکن ایک خوبی ان میں ایسی ہے جو ان کے ہم جنس دوسرے سیاست دانوں میں نہیں ہے۔ وہ یہ کہ موصوف سچ بولتے ہیں اور ہر دور میں بولتے ہیں لیکن خامی یہ ہے کہ شروع شروع میں وہ بروقت سچ بولتے تھے اب بعد از وقت بولتے ہیں۔ انہوں نے ۱۹۷۷ء میں قومی اتحاد کی تحریک کے دوران لاہور ہائیکورٹ بار میں بھی سچ بولا تھا اور بروقت بولا تھا۔

"ہماری تحریک بھٹو کو اقتدار سے الگ کرنے کے لئے ہے۔ نظامِ مصطفیٰ کے نفاذ کے لئے ہرگز نہیں۔"

لیکن آج انہوں نے جن حالات کا نوحہ کہا ہے، اپنے سمیت تمام سیاست دانوں کو اس کا ذمہ دار قرار دیا ہے۔ بلاشبہ یہ ایک ناقابل تردید حقیقت کا اعتراف ہے مگر انہوں نے یہ اس وقت کیا جب خود انہی کے تعاون سے برسر اقتدار آنے والا گروہ موجود حکومت کی صورت میں ملک و قوم کی قسمت سے کھیل رہا ہے۔ اصغر خان کا المیہ یہ ہے کہ وہ اب بعد میں سوچتے اور بولتے ہیں۔ اے کاش! یہ بات وہ موجودہ حکمرانوں کو اقتدار میں لانے سے پہلے سوچتے تو شاید حالات آج مختلف ہوتے۔

خدا خدا کر کے بے نظیر زرداری کی امید بر آئی اور وہ امریکہ یاترا کے لئے واشنگٹن چلی گئیں۔ اس دورہ کے مقاصد بے نظیر حکومت کے حالیہ اقدامات اور بیانات کی روشنی میں اظہر من الشمس ہیں۔ وہ دراصل امریکہ کو یقین دلانے گئی ہیں کہ ہم بنیاد پرستوں (نفاذ اسلام کے خواہاں) کو کچل دیں گے۔ انہیں امریکی زبان میں دہشت گرد اور مذہبی جنونی کہہ کر بدنام کریں گے۔

*ایٹمی صلاحیت کے میدان میں امریکہ کی مکمل فرمانبرداری کریں گے۔ اور ورلڈ بینک کے فرمان کے آگے سرنگوں ہوں گے۔

* پاکستان کے مذہبی تشخص کو بتدریج ختم کر دیں گے اور اس کے لئے ذرائع ابلاغ کو بھرپور طریقے سے استعمال کریں گے۔

* پاکستان کو سیکولر سٹیٹ بنا کر امریکی مفادات کا مکمل تحفظ کریں گے۔

*الجزائر، مصر اور ترکی کی طرح مذہبی قوتوں کو بدنام اور قتل کریں گے۔

*ہم اپنے اقتدار کے تحفظ کے لئے امریکہ کی کامل فرماں برداری کریں گے چاہے ملک ہی ٹوٹ جائے۔ جس طرح بھٹو نے اقتدار کے لئے مشرقی پاکستان کا دھڑن تختہ کر دیا تھا۔

*ہم کشمیر کے متعلق عملی طور پر وہی کچھ کریں گے جو امریکہ چاہے گا اور کشمیر جنت نظیر کا فیصلہ بھی امریکہ ہی کے رحم و کرم پر چھوڑ دیں گے۔

غرض ہمیں کچھ نہ کہو ہم آپ کے غلام بے دام رہیں گے۔

گزشتہ چھے ماہ میں پی پی حکومت نے جو اقدامات کیے وہ درج بالاخدشات کی مکمل تصدیق کرتے ہیں۔ بے نظیر بقاء اقتدار کی اس تگ و دو میں کتنی کامیاب ہوتی ہیں اور وطن واپسی پر اپنی پٹاری سے کیا نکالتی ہیں یہ تو یا وہ خود جانتی ہیں یا ان کا خدا امریکہ جانتا ہے۔ ہم تو صرف اتنا جانتے ہیں کہ امریکہ کی خوشنودی حاصل کرنے والے بالآخر اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے والوں سے شکست کھا جائیں گے اور ایک روز ذلت و ہزیمت کا نشانِ عبرت بن جائیں گے۔

اخباری اطلاعات اور ہمارے مشاہدہ کے مطابق ملک کے مختلف بڑے شہروں میں اوباش لوگوں نے منی سینما گھر بنائے ہوئے ہیں۔ جن میں نہایت معمولی ٹکٹ پر قوم کے نونہال اور معصوم بچوں کو مخرب اخلاق فلمیں دکھا کر ان کے اخلاق و کردار کو تباہ کیا جارہا ہے۔ یہی بچے بڑے ہوں گے تو وہی آموختہ دہرائیں گے جو آج انہیں پڑھایا، سکھایا اور دکھایا جارہا ہے۔ یہ ایک نسل کا قتل ہے اور موجودہ حکمران اس بھیانک جرم کے نہ صرف مرتکب ہیں بلکہ مؤید و سرپرست بھی ہیں۔ گورنر پنجاب تو دو ماہ قبل یہ بیان بھی داغ چکے ہیں کہ

"تہذیبی گھٹن ختم ہونی چاہیئے اور ہر پلازہ میں ایک منی سینما گھر تعمیر ہونا چاہیئے۔"

ہم دیانت داری کے ساتھ یہ رائے رکھتے ہیں کہ موجودہ حکمران کافرانہ تہذیب، کافرانہ ثقافت اور کافرانہ نظام کے پروردہ اور نمائندہ ہیں ان کے بارے میں کوئی مثبت رائے قائم کرنا اور کسی خوش فہمی میں مبتلا ہونا خود اپنے آپ کو دھوکہ دینے کے مترادف ہے۔ ہم اپنے مسلمان بھائیوں سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ مستقبل کے ان معماروں، نونہالوں اور معصوم بچوں کو ایسے غلیظ ماحول سے بچانے کی فکر و تدبیر کریں۔ اہل محلہ کی تائید و حمایت سے اپنی صدائے احتجاج کو اس قدر طاقتور بنا دیں کہ حکومت فحاشی کے ان مراکز کو بند کرنے پر مجبور ہو جائے۔ اپنے لئے، اپنے بچوں کے مستقبل کے لئے اور وطن عزیز پاکستان کی بقاء کے لئے انہیں عریانی و فحاشی اور بد تہذیبی کے خلاف علم بغاوت بلند کر کے اعلانِ جنگ کر دینا چاہیئے۔

گزشتہ دنوں اسلام آباد میں سپاہ صحابہ، تحریک جعفریہ اور جماعت اسلامی کے ایک مشترکہ اجلاس میں ان تنظیموں کے مرکزی رہنما اکٹھے ہوئے اور ملک میں فرقہ واریت کے نام پر ہونے والی دہشت گردی اور قتل و غارت گری کے خاتمہ کی راہیں تلاش کرتے رہے۔ اخبارات اور ٹیلی ویژن کے ذریعے جو فیصلے سامنے آئے ان کے مطابق تمام رہنماؤں نے اس بات پر اتفاق کیا کہ کوئی طبقہ کسی کے عقائد اور دینی شخصیات کی توہین نہیں کرے گا اور رواداری کے جذبہ سے سرشار ہو کر ملک میں امن و امان قائم رکھے گا۔ شیعہ رہنماؤں نے اعلان کیا کہ ہم صحابہ کرام پر تبرّیٰ کو غلط سمجھتے ہیں یہ ہمارے عقائد کا حصہ نہیں ہے۔

اس اعلامیہ کے بعد ملک میں فرقہ وارانہ فسادات اور قتل و غارت گری رک گئی ہے۔ یہ اس بات کی تصدیق ہے کہ یہ طبقے بہر حال ان فسادات میں کسی نہ کسی حیثیت میں ملوث تھے۔ ہم نے تو روز اول ہی اس متشددانہ رویہ کو غلط کہا تھا جس کے نتیجہ میں یہ فضا پیدا ہوئی اور سینکڑوں معصوم نوجوان ان فسادات کی بھینٹ چڑھ گئے۔

تشدد کی لہر کو ختم کرنے کی یہ کوششیں بہر حال قابل تحسین ہیں لیکن اصل بات اس ضابطہ اخلاق کی پابندی اور اس پر عمل درآمد ہے جو ہر دو فریقوں نے طے کیا ہے۔ شیعہ گروہ کے ذمہ دار حضرات اپنی کتابوں سے قدح صحابہ سے متعلق تمام گستاخانہ مواد کو حذف کر کے امن و آشتی کی راہ ہموار کریں اور رواداری کا عملی ثبوت دیں۔ وگرنہ خدانخواستہ صورتِ حال جوں کی توں رہے گی۔